انسان کی توہین سب سے بڑا جرم ہے

تحریر: سہیل احمد لون

برطانیہ میں گزشتہ برس 27 افراد کی اموات کتے کے کاٹنے سے ہوئی جو ایک ریکارڈ تھا جس کے بعد 13 مئی 2013ء کو Dog attack act 1991 میں ترامیم کی گئیں۔ نئے قوانین کے مطابق کتوں کی کچھ اقسام کو خطرناک قرار دیا گیا۔ ایسے خطرناک کتے رکھنے والوں کو مخصوص ٹریننگ کورس کرنے کا پابند کیا گیا، ایسے کتوں کے مالکان کو اس بات پر بھی پابند کیا گیا کہ وہ اپنے گھر کے اطراف پر ایسی (Fence) باڑ لگوائیں گے جس سے کتا گھر سے باہر نہ نکل سکے۔ جب کتا گھر سے باہر لایا جائے تو اس کے منہ پر مخصوص کور چڑھایا جائے اور کتے کے گلے میں رسی ڈال کرا سے ہر وقت اپنے ہاتھ میں رکھا جائے، کتے کو مائکرو چپ لگوائی جائے اور خصی (CASTRATED) بھی کروایا جائے۔ اس کے علاوہ قانون میں سزاؤں کے معاملے میں بھی سختی کی گئی۔ جرمانے کی حد 20 ہزار پاؤنڈ تک کردی گئی، کتے کے کاٹنے کی صورت میں کسی انسان کی جان چلی جائے تو سزا کی حد 14 برس، زخمی کرنے پر سزا کی حد 5 برس تک اور اگر کتا کسی ایسے کتے پر حملہ آور ہو جائے جو کسی نابینا یا معذور کی مدد کرنے کی ڈیوٹی پر معمور ہو تو اس کی سزا کی حد 3 برس تک کردی گئی۔ حیران کن طور پر قوانین میں ترامیم کرنے کے بعد کتوں کے حملوں میں خاطر خواہ کمی واقع ہوئی۔ اس نئے قانون کے نافذ ہونے کے اگلے دن یعنی 14 مئی 2014ء کو ناٹنگم شائر میں کتے کے کاٹنے کا واقع پیش آیا۔ Laura Holmes جو ساتویں مہینے کی حاملہ تھی اپنی دوست ٹریسی ٹیلر سے ملنے اس کے گھر گئی۔ جب مادام ٹیلر کچن میں گئی تو اس کے کتے نے لاورا ہولمز پر حملہ کردیا۔ حملے میں اس کا چہرہ سب سے زیادہ متاثر ہوا خاص طور پر اس کا نچلا ہونٹ، اس کے منہ پر ساٹھ ٹانکے لگے جس سے اس کی شکل ہی بگڑ گئی۔ عدالت میں مادام ٹیلر کے خلاف کیس چلا جس کا فیصلہ چند روز قبل ہوا۔ مادام ٹیلر کو 16 ہفتے کی جیل، ایک برس کے لیے معطل، کوئی بھی جانور رکھنے پر تا حیات پابندی کے علاوہ ایک ہزار پاؤنڈ ہرجانہ ادا کرنے کا حکم بھی دیا گیا۔ کتوں کے بارے میں نیا قانون بننے کے بعد مادام ٹیلر سب سے پہلے سزا پانے والی شخصیت بننے کا اعزاز اپنے نام کر گئیں۔ قانون بنائے ہی اس لیے جاتے ہیں کہ عوام کی جان و مال، عزت و ناموس کا تحفظ کیا جائے۔ وقت اور حالات کے ساتھ نئے قوانین بھی متعارف کروائے جاتے ہیں اور پرانے قوانین میں ترامیم بھی کی جاتیں ہیں۔

مرد مومن ضیاع الحق نے ایسے ایسے قوانین متعارف کروائے کہ آج کا مہذب انسان اُس پر صرف ہنس سکتا ہے۔ برطانوی عہد کے بیوروکریٹک رویے اور قوانین آج بھی ملک میں ویسے ہی جاری و ساری ہیں جیسے کبھی غلام برصغیر میں ہوا کرتے تھے۔ جس کا دوسرا مطلب ہے تقسیم نے صرف انسانوں کو مادی چیزوں کو تقسیم کیا ہے لیکن انسانوں کے مقدر میں وہی غلامی ہے جو کبھی ہوا کرتی تھی۔ توہین مذہب کا قانون اس لیے متعارف کروایا گیا تھا کہ غلام برصغیر میں تمام مذاہب ایک دوسرے کے مذہبی عقائد کا احترام کریں تاکہ کوئی بھی شخص کسی مذہبی پیشوا یا مذہبی صحیفوں کے بارے میں غلط بات کرکے فساد کی وجہ نہ بن سکے۔ 1697ء میں سکاٹ لینڈ کے شہر ایڈنبرا کے رہائشی ایکن

ہیڈ جو میڈیکل کا طالب علم تھا کو اسی قانون کے تحت پھانسی دی گئی تھی۔ برطانوی تاریخ میں اس قانون کے تحت سزائے موت پانے والا یہ آخری شخص ثابت ہوا کیونکہ اس کے بعد برطانیہ میں قانون نافذ العمل نہ رہا۔ضیاع کا بنایا ہوا یہ قانون پچاس سے زائد اسلامی ممالک میں متعارف نہ کروایا گیا، اگر کہیں ہے بھی تو اس کی سزا موت نہیں۔اسلامی جمہوریہ پاکستان کو یہ شرف حاصل ہے کہ اس نے نہ صرف قانون بنایا بلکہ سزا کی آخری حد موت مقرر کر کے اللہ اور رسول سے اپنی بے پناہ عقیدت اور والہانہ پیار کا ثبوت بھی دیا۔ظاہر ہے 96.2 فیصد مسلم آبادی والے ملک میں اس قانون کو بننے سے کون روک سکتا تھا؟ پاکستان میں اکثر قانون طاقتور کو تحفظ دیتے ہیں یا طاقت ور طبقہ اس کا ناجائز استعمال کر کے کمزور کا استحصال کرتا ہے۔اسی طرح اس قانون کا بھی استعمال ویسے ہی ہوا۔کیونکہ اس قانون کے نافذ ہونے کے بعد زیادہ تر ایسے واقعات سامنے آئے ہیں جن میں دیکھا گیا ہے کہ" توہین مذہب" کسی نے کی نہیں بلکہ طاقت ور نے اپنی زیادتی چھپانے یا کمزور کو سر اٹھانے پر اس کو توہین مذہب کے اس جال میں پھنسا دیا جس کی ابتداء ذلالت اور انتہائی اذیت ناک موت پر ہوتی ہے۔اس قانون کے تحت بننے والے کئی بکرے آج تک میڈیا عوام کے سامنے لا چکا ہے۔

بادامی باغ لاہور میں عیسائیوں کی بستی کو مذہب کے نام نہاد ٹھیکیداروں نے جلا کر ایسے راکھ بنا دیا جیسے ہندو پیروکار اپنے مخصوص تہوار پر راون کا پتلا جلاتے ہیں۔ہندو پیروکار تو صرف راون کا پتلا ہی جلا کر راکھ کرتے ہیں ہمارے اندھے اور بہرے عقیدت مند گوشت پوست کے زندہ انسان کو جلا دیتے ہیں۔کوٹ رادھا کرشن کے نواحی گاؤں میں حالیہ واقعہ جس میں مسیحی جوڑے کو توہین مذہب کے نام پر زندہ جلا دیا گیا انسانیت کی بدترین توہین ہے حیرت ہے کہ سارے جہانوں کیلئے رحمت بنا کر بھیجے جانے والے نبی کے امتی حاملہ عورت کو بھی جلا دیتے ہیں جبکہ اسلام میں تو بدترین جرم پر بھی دنیاوی زندگی میں جلانے کی کوئی سزا نہیں ہے۔اسلام یا کسی بھی مذہب کو ماننے کے لیے انسان ہونا بنیادی شرط ہے، جن لوگوں نے ان سے غیر انسانی سلوک کیا ہے کیا وہ انسان ہو سکتے ہیں؟ اگر وہ انسان کہلوانے کے مستحق نہیں تو وہ کسی بھی مذہب کے پیروکار ہونے کا دعوی کیسے کر سکتے ہیں؟ جن کی محبت میں یہ ظلم ڈھایا گیا ہے کیا ان کی تعلیمات یہ ہیں؟ غلامی رسول میں موت بھی قبول ہے کے نعرے لگانے والے کبھی یہ کیوں نہیں سوچتے کہ عشق رسول کا تقاضا تو یہ ہے کہ اپنے اعمال صالح کریں۔کیا ہم حضورؐ کے بتائے ہوئے راستے پر چل رہے ہیں؟ اگر ہم ان کے ماننے والے ہو کر ان کی بات نہ مانیں تو اس طرح ہم سب سے بڑے توہین رسالت کرنے والے ہم خود بن جاتے ہیں۔جو اللہ اور اس کے رسول پر ایمان ہی نہیں رکھتا اگر وہ اللہ اور رسول کی بات نہ مانے تو ان پر زبردستی محض اس لیے کہ وہ کمزور اور اقلیتی طبقے سے تعلق رکھتے ہیں عقل سے باہر ہے۔بے علم و عمل مذہبی جنونیوں کی موجودگی میں کوئی بھی اس قانون کو ختم کرنے کا سوچ نہیں سکتا کیونکہ اسے کالا قانون کہنے پر اس وقت کے گورنر پنجاب سلمان تاثیر کا حشر سب کے سامنے ہے۔اس کے قاتل کو غازی کے درجے پر فائز کیا گیا اور اس کو سزا سنانے والے جج کو جلاوطن ہونا پڑا جب کے اُس کا بطور ملزم منہ چومنے والے کو جج تعینات کر دیا گیا۔

برطانیہ میں کتوں کے کاٹنے پر ایک برس میں 27 افراد کی ہلاکتوں پر قانون میں ترامیم کی گئیں جس کے مثبت نتائج سامنے آئے۔کتا کسی کو کاٹ لے تو اس کے مالک کو سزا، جرمانہ اور ہرجانہ ہوتا ہے حالانکہ کتے نے مالک کے کہنے پر وہ فعل سرانجام نہیں کیا دیا ہوتا۔وطن عزیز میں

کوئی طاقتور ملاں سے فتوی خرید کر کسی پر بھی توہین مذہب کا الزام لگا کر اسے عبرت ناک موت دے دے اس کو پوچھنے والا کوئی نہیں۔ چند بنیاد پرستوں نے ملک کو یرغمال بنا رکھا ہے جن کے خوف سے کوئی بھی اس قانون بارے بات نہیں کرتا۔ اگر قانون ختم نہیں کر سکتے تو اس میں ترامیم تو کی جاسکتی ہیں۔ کسی پر توہین مذہب کا غلط الزام لگانے والا بھی اسی زمرے میں آنا چاہیے، جو لوگ بغیر تصدیق کے بلوائیوں کا روپ دھار کر قانون ہاتھ میں لیتے ہیں ان کے لیے بھی وہی سزا ہونی چاہیے جو توہین مذہب کرنے والے کی مقرر کی گئی ہے۔ برطانیہ کے نئے قانون کی وجہ سے مادام ٹیلر کو اس لیے جیل جانا پڑا کیونکہ اس کے کتے نے اس کی حاملہ سہیلی کو کاٹ کر شدید زخمی کر دیا تھا۔ کیا ہمارے بھی ایسا قانون بن سکتا ہے کہ کوئی کسی کی جان لینے کے لیے کسی کو اکسائے تو اس کو بلا امتیاز قرار واقع سزا دی جائے، چاہے وہ خودکش بمبار تیار کرنے والا دہشت گرد ہو یا انتشار پھیلانے والے مذہبی جنونی کیونکہ اگر کوئی شے سب سے افضل ہے تو وہ صرف انسان ہے کیونکہ اللہ نے انسان کو اُس کی بہترین صورت میں پیدا کیا۔ انسان اللہ کے فن کی معراج ہے سو اس کی توہین تخلیق کائنات کے خالق و مالک کی تخلیق کی توہین ہے۔ اب آپ ہی بتائیں اس سے بڑا جرم کیا ہو سکتا ہے؟

تحریر: سہیل احمد لون

سربٹن۔ سرے

sohailloun@gmail.com

06-11-2014.